صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 اکتوبر 2017ء بمطابق 02 صفر المظفر 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ O إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ O وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ۔

(ترجمہ): اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر خدا کو شریک (خدا) بناتے اور ان سے خدا کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو خدا ہی کے سب سے زیادہ دوستدار ہیں۔ اور اے کاش ظالم لوگ جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت خدا ہی کو ہے۔ اور یہ کہ خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ اس دن (کفر کے) پیشوا اپنے پیروؤں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور (دونوں) عذاب (الہٰی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ (یہ حال دیکھ کر) پیروی کرنے والے (حسرت سے) کہیں گے کہ اے کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا نصیب ہوتا کہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں اسی

طرح ہم بھی ان سے بیزار ہوں۔اسی طرح خدا ان کے اعمال انہیں حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِیْنَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی۔ وَیَسِّرْ لِیٓ اَمْرِی۔ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّن لِّسَانِی۔ یَفْقَھُوا قَوْلِی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر کی جانب سے اعلان

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ لاء سٹوڈنٹس کچھ آئے ہیں ان کو ویلکم کریں۔ So on my own behalf and on the behalf of the MPA's of the Assembly we welcome you, welcome to the Assembly…(Applause)…

مردان کے یہ جو لاء سٹوڈنٹس آئے ہیں، سیکنڈ اناؤنسمنٹ میں یہ کرنا چاہتی ہوں کہ Other day I said کہ یہ جو گوشوارے جنہوں نے داخل نہیں کئے تو ان میں سے آج جو ہیں کلیئر ہوئے ہیں فضل شکور خان کے اینڈ محمد زاہد درانی کے کلیئر ہوئے ہیں اینڈ گل صاحب خان کے اینڈ میاں ضیاءالرحمان These four and we have total thirty eight، ان میں سے Seven پہلے کلیئر ہوئے تھے چار یہ ہیں تو Eleven تو The rest of all are still not clear, Meraj Humayun, Yes okay, that so rest, جو ہیں ان کو ریکویسٹ کی جارہی ہے کہ پلیز آپ جلدی سے جلدی اپنے یہ داخل کریں تاکہ You are allowed to the Assembly۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Okay we start with the Questions/Answer session, Sobia Shahid, not present, Next Sobia Shahid, not present, next Sobia Shahid, not present, sobia Shahid , not present, Next one is Moulana Fazal Ghafoor, not present. Aamna Sardar Bibi, I saw her, she came to my chamber. Okay, Aamna Bibi.

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Please read your Question number.

محترمہ آمنہ سردار: جی میڈم، کوسچن نمبر 5604۔

* 5604 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں موجود تمام جسمانی معذور بچوں کے کتنے ادارے موجود ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

محترمہ دیناناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت نے پڑھا): (الف) صوبہ خیبر پختونخوامیں معذور بچوں کیلئے کل 41 تعلیمی ادارے موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of Institute
1.	Govt. Institute for the Blind (M) Peshawar
2.	Govt. Institute for the Blind (G) Peshawar
3.	Govt. Institute for the Blind Mardan
4.	Govt. Institute for the Blind Swabi
5.	Govt. Institute for the Blind Swat
6.	Govt. Institute for the Blind Abbottabad
7.	Govt. Institute for the Blind D.I.Khan
8.	School for the Deaf Children Gulbahar Peshawar Male
9.	School for the Deaf Children Yakatoot Peshawar Girls
10.	School for the Deaf Children Kohat
11.	Schol for the Deaf Children Haripur
12.	School for the Deaf Children Abbottabad
13.	School for the Deaf Children Dargai Malakand
14.	School for the Deaf ChildrenTemargara Dir Lower
15.	HIC Monda Center Dir Lower
16.	School for the Deaf Children D.I.Khan
17.	School for the Deaf Children Bannu
18.	School for the Deaf ChildrenMansehra
19.	School for the Dead & Dumb Children Takhtbai Mardan
20.	Mentally Retarded & Physically Handicapped Centre Peshawar
21.	Mentally Retarded & Physically Handicapped Centre Bannu
22.	Mentally Retarded & Physically Handicapped Centre Chitral
23.	Mentally Retarded & Physically Handicapped Centre Haripur
24.	Mentally Retarded & Physically Handicapped Centre Mansehra
25.	Mentally Retarded & Physically Handicapped Center Dir Upper
26.	Mentally Retarded & Physically Handicapped Centre Nowshera
27.	Special Education Centre Physically Handicapped Mardan
28.	Special Education Centre for Hearing Impaired Mardan
29.	Special Education Centre for Visually Impaired Mardan
30.	Special Education Centre Mentally Retarded Mardan
31.	Syed Ahmed Shaheed Special Education Centre for PHC Abbottabad
32.	Gomal Spcail Education Centre for MR Children D.I.Khan
33.	Special Education Centre for Hearing Impaired Children Swat
34.	Vocational Training kCntre for Disabled Persons Mardan
35.	Special Education Centre for Visually Handicapped Childred Kohat

36.	Special Education Complex PHC Hayatabad Peshawar
37.	Special Education Centre for Mentally Retarded Children Peshawar
38.	Special Education Centre for Visually Handicapped Peshawar
39.	Special Education Centre for Hearing Impaired Children Peshawar
40.	Vocational Training Centre for Disabled Person Peshawar
41.	Special Education Centre for Visually Handicapped Charssada

محترمہ آمنہ سردار: اس کوسچن میں میں نے سوال کیا تھا کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں موجود تمام جسمانی معذور بچوں کے یعنی معذور بچوں کے کتنے ادارے موجود ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ بالکل مجھے بتایا گیا کہ 41ادارے پورے صوبے میں موجود ہیں،اس کی ڈیٹیل میں اگر میں تھوڑا سا جاؤں گی تو مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہزارہ ڈویژن ایک بہت بڑا ڈویژن ہے اور اس میں صرف Blind کیلئے ایک ہی سکول ہے اور مجھے افسوس یہ ہے کہ میں اب یہ بات اپنی سناؤں کس کو؟ نہ کوئی منسٹر ہے، مجھے نہیں پتہ مجھے جواب کون دے گا؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بھی نہیں ہیں جو سوشل ویلفیئر کی ہیں تو مجھے حیرت ہی ہے، تو پورے ہزارہ ڈویژن میں ایک Blind سکول ہے، ہری پور سے لیکر کوہستان تک ہزارہ ڈویژن ہے اور اس میں صرف ایک Blind سکول ہے، یہ بڑی افسوسناک بات ہے کیونکہ 'بلائنڈ' بچے اس طرف خاص طور پر اگر میں مانسہرہ کی بات کروں بلکہ میرے دو مہمان آج یہاں پر تشریف بھی لائے ہیں ہال میں جو بصارت سے محروم ہیں، تو مجھے اگر اس کے بارے میں کوئی صحیح طریقے سے جواب دیا جائے کیونکہ پشاور میں دو موجود ہیں اور پورے صوبے میں صرف گرلز کا ایک بلائند سکول ہے، ایسا نہیں ہے کہ گرلز 'بلائنڈ' نہیں ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، زرین ضیاء بی بی۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میری ساتھی ممبر نے جو سوال اٹھایا ہے اور انہوں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ جسمانی معذور بچوں کے کتنے ادارے موجود ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ تو ان کو پوری تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ جہاں تک ان کی بات ہے وہ تفصیل یہ دی گئی ہے۔ جہاں تک ان کی دوسری بات، یہ ان کا دوسرا کوسچن بن رہا ہے لیکن پھر بھی میں ان کو ایک بات بتانا چاہوں گی کہ اگر یہ خود کہہ رہی ہیں کہ پشاور میں دو موجود ہیں، ہم تو چاہتے ہیں یہ پشاور میں پچھلے ساٹھ سالوں سے ہماری تو حکومت نہیں تھی، یہ پچھلے ادوار میں جو بھی ہوا ہے لیکن یہ

ہم نے کیا ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ پورے صوبے میں، ہر ڈسٹرکٹ میں اگر ہمارے پاس اتنا فنانس Active ہو تو، اور ہماری کوشش ہے کہ ہم ہر ڈسٹرکٹ میں دس دس دے دیں لیکن یہ کسی بھی گورنمنٹ کیلئے Possible نہیں ہے، تو باقی انہوں نے جو جواب مانگا ہے، وہ پوری تفصیل ان کو دے دی گئی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی آمنہ بی بی۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: میڈم! آپ ماشاءاللہ خود بھی چونکہ منسٹری آپ کے پاس رہی ہے اور آپ جانتی ہیں کہ میرا ہمیشہ سے معذور افراد کیلئے ایک نرم گوشہ رہا ہے اور میں ان کیلئے کام کرنے کی کوشش بھی کرتی رہی ہوں، پہلے تو میں آپ سے گزارش کروں گی، میرے دو مہمان سامنے بیٹھے ہیں جو Visually impaired ہیں، بابر شہزاد اور محمد بلال تو ان کو اگر آپ ویلکم کر دیں، یہ ماشاءاللہ بہت پڑھے لکھے لوگ ہیں اور اپنے ہزارہ کیلئے یہ بہت کام کر رہے ہیں۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Welcome, guests from Hazara, to the Assembly. On my own behalf and on behalf of the MPAs of the Assembly, welcome to the Assembly. Ji.

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: تو میڈم، اب میں بات یہ کرنا چاہ رہی ہوں کہ خواتین یعنی لڑکیوں کا صرف ایک سکول ہے پورے صوبے میں، افسوس کی بات یہ ہے اور پرائیویٹ لیول پر جو ہیں، میں نے پچھلے منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ ان کو Own کریں یا ان کو ہزارہ میں دیں یا جتنے ڈویژنز ہمارے ہیں یا ریجنز ہیں، آپ ان کے حساب سے دے دیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: آمنہ بی بی، آپ کا جو وہ ہے بالکل Valid ہے، جو آپ کی Worries ہیں، وہ Genuine ہیں، As you said I remained in Ministry اور ہم نے اپ گریڈیشن کا بھی کہا ہے، سکولز کا بھی کہا ہے لیکن As long as جیسے زرین ضیاء کہہ رہی ہیں، That your Question is directly how many schools are there?

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: جی ٹھیک ہے، میم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تو Next Question, She has given the answer، آپ کا بھی لیا ہے کہ کیوں زیادہ نہیں، اوکے۔

<u>Mst Amna Sardar</u>: Okay, Thank you very much.
<u>Madam Deputy Speaker</u>: Next Question 5611.

* 5611 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 میں تمام خواتین ممبران صوبائی اسمبلی کو ایک ایک ووکیشنل سنٹر دیا گیا تھا؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنے ووکیشنل سنٹر بنائے گئے ہیں اور ان کا معیار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت نے پڑھا): (الف) جی نہیں، سال 14-2013ء میں کسی خاتون ممبر کو ووکیشنل سنٹر نہیں دیا گیا۔
(ب) ایضاً۔

محترمہ آمنہ سردار: جی، 5611، شکریہ میڈم سپیکر، اس میں، میں نے پوچھا تھا کہ 14-2013 میں تمام خواتین ممبران صوبائی اسمبلی کو ایک ایک ووکیشنل سنٹر دیا گیا، اس کا جواب تھا کہ 'نہیں' ان کو 14-2013ء میں نہیں دیا گیا، بہرحال ایک ایک ووکیشنل سنٹر بعد میں منظور پہلے ہو چکا تھا لیکن دیا بعد میں گیا۔ سوال کا جواب بھی ظاہر ہے انہوں نے کمپلیٹ نہیں دیا، کم از کم مجھے یہ بتا دیتے کہ بعد میں تو دیئے ہیں، اس کی تفصیل دے دیتے۔ سوال اٹھانے کا مقصد یہ تھا، میرا تعلق چونکہ گلیات سے ہے اور گلیات کے علاقے میں میں نے ایک سکول دیا، ووکیشنل سنٹر جو مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ملا، وہاں پر جو خاتون ٹیچر تعینات کی گئی ہے، وہ ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے اور 444 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے وہ نتھیا گلی میں آتی ہے، تو میں یہ چاہوں گی، مجھے بتایا جائے کہ اس خاتون کو ہزارہ میں کس Criteria کی بنیاد پر اس کو وہاں تعینات کیا گیا ہے، کیا ہزارہ میں لوگ ختم ہو گئے ہیں، ایبٹ آباد، ہری پور، مانسہرہ، بٹگرام میں لوگ ختم ہو گئے ہیں، خواتین، کہ آپ نے ڈی آئی خان سے ایک خاتون کو تکلیف دی ہے کہ وہ آٹھ نو گھنٹے کا سفر کر کے 444 کلومیٹر کا فاصلہ طے کریں؟ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، زرین ضیاء بی بی۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): میڈم سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ 2013-14ء میں تمام خواتین ممبران صوبائی اسمبلی کو ایک ایک ووکیشنل سنٹر دیا گیا ہے، وہاں پر ان کو جواب دیا گیا

ہے، جس کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے وہ جواب دیا گیا ہے کہ کسی خاتون ممبر کو ووکیشنل سنٹر 2013-14ء میں نہیں دیا گیا۔ جہاں تک یہ بات کر رہی ہیں کہ بعد میں مجھے ملا ہے، یہ جو ان کو ملا ہے یہ 2016-17ء میں دیئے گئے، وہ ہمیں بھی ملے ہیں، یہ تو ہو گیا اس کا جواب, جہاں تک یہ ابھی ٹیچر کی بات کر رہی ہیں کہ یہ ٹیچر ڈی آئی خان سے اپوائنٹ ہوئی ہے یہ Next Question بنتا ہے، یہ اس میں انہوں نے اس کے بارے میں کوئی کوئسچن نہیں کیا، اگر یہ سمجھتی ہیں کہ یہ مسئلہ ہے تو یہ Proper Question putup کریں اور جو بھی ہو گا تو، ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی آمنہ بی بی، وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے کوئسچن میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> ٹھیک ہے میڈم، یہ منظور جو ہوئے تھے، آپ کو یاد ہو گا آپ کی منسٹری تھی، منظور یہ 2013-14ء میں ہی ہوئے تھے لیکن دینے میں اور تھوڑا اس میں Time reference میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی، تو میرا مقصد یہی تھا کہ وہ اس کے حساب سے بات کریں گے، محکمے نے شاید اس سوال کو صحیح سمجھا نہیں ہے بہر حال یہ محکمے کی کوتاہی ہے، میڈم کا کوئی قصور نہیں ہے اس میں، شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے، تھینک یو۔ ضمنی کوئسچن جی، ادریس صاحب جی، بس ایک لیتے ہیں ضمنی اور نہیں لیتے ہیں۔ جی ادریس صاحب، مائیک ان کا آن کر دیں، Idrees Sahib, can you go to the next mike، یہاں سے جواب دے سکتے ہیں، جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> یس۔

(اس مرحلہ پر سردار محمد ادریس رکن اسمبلی دوسری نشست پر چلے گئے)

<u>سردار محمد ادریس:</u> جی میڈم، میڈم! میری سسٹر نے جو اپوائنٹمنٹ کی بات ہے ڈی آئی خان سے، یقیناً Its highly condemnable کہ ایک ڈسٹرکٹ سے، Usually ہونا تو یہ چاہیے، ایک ڈسٹرکٹ سے دوسرے ڈسٹرکٹ میں اپوائنٹمنٹ نہیں ہونی چاہیے اور اس کے ساتھ یہ زیادتی ہوتی ہے جس کی اپوائنٹمنٹ کی جاتی ہے اور یہ اس کو 'پراپر' طریقے سے اب منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں تو کل آپ اپنے آفس میں یہاں پر ان کو بلا لیں، کنسرنڈ سیکرٹری کو بلائیں اور وہاں پر Locally جو Capability اور وہاں پر اگر Competency نہیں ہے تو پھر الگ بات ہے لیکن یہ بات نہیں ہے، وہاں کے لوگ زیادہ

Competent ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ کلیات سے ہی کسی بچی کو یا کسی عورت کو وہیں سے ہونا چاہیے اور اسی طرح سے Similarly ایک جو Schooling میں، اس میں مانسہرہ کو ٹرانسفر کرنے کے ہماری ایبٹ آباد کی گئی ہیں، وہاں ادھر ڈی آئی خان سے ایک عورت۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ بھی سوشل ویلفیئر میں ہے؟

سردار محمد ادریس: ایک لڑکی کو Communicate کر کے، یہ جو سلسلہ ہے، دراصل یہ پراونشل۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوشل ویلفیئر میں؟

سردار محمد ادریس: میڈم! میری بات پوری سن لیں، ویسے بھی پراونشل گورنمنٹ کی ایک پالیسی ہے کہ جتنے بھی آفیسرز ہو سکتے ہیں سکولز کے اندر جتنے، اس Concerned village کے اندر رہیں وہیں پر ہوں، پھر اسی ڈسٹرکٹ کے اندر ہوں، پھر اسی ریجن کے اندر ہوں تو ریجن کے باہر سے وہاں پر پوسٹ کر کے لوگوں کے اندر ایک اس طرح کی اضطراب کی کیفیت پیدا کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں I agree with you، وہ تو پالیسی ہے بالکل، What I am saying کہ آپ سوشل ویلفیئر کی بات ابھی کر رہے ہیں نا، Concerned اس سے تو یہ میں یہ Deena Naz is the Parliamentry Secretary، اس کو میں۔۔۔۔

سردار محمد ادریس: نہیں پارلیمانی سیکرٹری کی میڈم کوئی نہیں سنتا، I would like you to ask Secretary Social Welfare کہ کل صبح آجائیں، And we will sit together and we will sort this matter out.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں یہاں پر۔۔۔۔

Sardar Mohammad Idrees: What difference to sort this matter.
Mada Deputy Speaker: Zareen, you want to answer? Okay

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): یس میڈم سپیکر، میں اپنے ممبر کی بات سے اور اپنی فیمیل ممبر کی بات سے پوری طرح اتفاق کرتی ہوں لیکن چونکہ یہ وہ سوال نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کے باوجود میں ڈیپارٹمنٹ کو بلالوں گی اور جو بھی یہ ہوگا کہ آیا یہ ایک خاتون کے ساتھ بہت زیادتی ہے کہ اگر ریجن میں انہوں نے ایبٹ آباد ریجن۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس، اوکے، تھینک یو، زرین ضیاء۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: تو کیوں یہ ہوا اور ایسا کیوں کیا گیا؟ ان شاءاللہ اس کو ڈیپارٹمنٹ کو بلا کے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے زرین، بس۔ Ji, Aamna Sardar, next Question please 5612 next Question, Suplementry.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر! میرا سوال اس سے Related ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کس سے Related، پلیز آپ اپنا کوسچن لایا کریں، اس کے ساتھ ہے؟ اوکے جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ، یہ جو کوسچن معزز رکن اسمبلی نے پوچھا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ کہہ رہی ہیں کہ اس سے Related نہیں ہے آپ نیا کوسچن لے آئیں۔ انہوں نے پوچھا ہے جو خواتین کی وہاں پر لسٹ انہوں نے مانگی ہے، انہوں نے لسٹ دے دی ہے، اگر یہ پوچھتیں خواتین کی لسٹ تو ان کو کس طرح پتہ چلتا کہ ڈی آئی خان سے ایک بندے کو ادھر اپوائنٹ کر دیا گیا ہے، تو اسی سے Related ہے۔ سپیکر صاحبہ! میں نے اس دن بھی آپ سے ریکویسٹ کی تھی، دیکھیں روزانہ لاکھوں روپے آپ اجلاس کے اوپر خرچ کرتے ہیں، حکومت کے خرچ ہوتے ہیں اور جب بھی آپ اجلاس چیئر کرتی ہیں، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ حکومت کے لوگ، آپ کے وزراء آپ کی وجہ سے اجلاس میں نہیں آتے، یہ بڑی تحقیر ہے اس اسمبلی کی۔ سپیکر صاحبہ! اشتہارات جو ٹی وی پہ ہم دیکھتے ہیں، تحریک انصاف کی حکومت کو شرم آنی چاہیئے، اتنا لاکھوں روپے کے اشتہارات دیتے ہیں ٹی وی کے اوپر۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو، اچھا، اوکے جی، آمنہ بی بی، نیکسٹ کوسچن، نیکسٹ کوسچن جی، تھینک یو، نلوٹھا صاحب (شور) محمود جان پلیز، زرین ضیاء۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: نہیں، میڈم سپیکر! یہ سوال کو پڑھیں، اس سوال کو پڑھیں اگر پڑھنا سمجھ نہ آئے تو اس سوال کو پڑھیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زرین ضیاء۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: میں میڈم، ایک منٹ، جواب دے رہی ہوں، یہ کہتے ہیں، یہاں میڈیا بیٹھا ہے، وہ سارے سن لیں، سارے جو وزیٹر بیٹھے ہیں وہ سنیں کہ اس سوال میں جو انہوں نے پوچھا، اس

سوال میں یہ پوچھا ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنے ووکیشنل سنٹر بنائے گئے اور ان کا معیار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ انہوں نے لکھا ہے کہ معیار کیا ہے، انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ آیا ایک ٹیچر کو ڈی آئی خان سے یہاں اپوائنٹ کیا گیا، وہ کیوں کیا گیا تو اس لئے وہ سوال اس سے Related نہیں ہے، آپ نے معیار پوچھا ہے، آپ نے کہا ہے کہ خاتون ممبرز کو ووکیشنل سنٹر نہیں دیا گیا، وہ ہم نے آپ کو بتا دیا ہے، ٹھیک ہے اگر آپ کو Personal سمجھ نہیں آ رہی ہے تو غور سے پڑھیں، تحریک انصاف کی حکومت سے اور تحریک انصاف کی حکومت کو شرم نہیں آنی چاہیے، شرم آپ کو اپنے پرائم منسٹر پر آنی چاہیے اور شرم آپ کے جو Arrested ہیں، جو نااہل ہیں اس پر شرم آنی چاہیے، ماشاءاللہ تحریک انصاف کی حکومت نہ کرپٹ ہے اور نہ (شور/قطع کلامیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> زرین، بس، زرین، پلیز، زرین، پلیز، زرین، جی آمنہ، آمنہ، پلیز نیکسٹ کوسچن پلیز، آمنہ بی بی (قطع کلامیاں/شور)

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> جی میڈم، اس سوال کے جواب سے میں مطمئن ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> زرین، زرین بس Please sit down آمنہ بی بی! آپ، آمنہ پلیز کوسچن کریں آپ، کوسچن نمبر 5612، آمنہ۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> میڈم! سب سے پہلی بات، سب سے پہلی بات

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> آمنہ، آپ بولیں ناں۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> میڈم، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ زرین ضیاء صاحبہ سوشل ویلفیئر کی پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں، اس لئے وہ ان سوالات کا جواب دینے کا حق بھی نہیں رکھتی ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> محمود جان پلیز، احمد زئی، تاسوکینیئ پلیز، تاسوکینیئ، You please آمنہ پلیز آپ کو میں پانچویں دفعہ کہہ رہی ہوں، Otherwise I am going to

(شور)

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> بس چپ کر جائیں، پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ! آپ بات کریں ناں۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! زرین ضیاء صاحبہ زراعت کی پارلیمانی سیکرٹری ہیں، وہ مجھے سوشل ویلفیئر کے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتی ہیں۔

(شور/قطع کلامیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود جان، جی آمنہ۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم، لاء منسٹر صاحب مجھے جواب دے دیں، لاء منسٹر صاحب مجھے جواب دے دیں، میں اس سے مطمئن ہو جاؤں گی، مجھے جواب لاء منسٹر صاحب دے دیں کیونکہ زرین ضیاء صاحبہ خود سوشل ویلفیئر کی پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں، زراعت کی ہیں، ان کا کوئی تعلق نہیں ہے سوشل ویلفیئر سے، میں ان کے جوابوں سے مطمئن نہیں ہوں گی، بہتر ہے کہ مجھے لاء منسٹر صاحب جواب دے دیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Actually آمنہ بی بی، آمنہ بی بی، یہ ٹھیک ہے وہ زراعت کی ہیں۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم، وہ جس طریقے سے بحث کر رہی ہیں، ان کو ایک چیز نہیں پتہ، کوئی فائدہ نہیں ہے، تو بہتر ہے لاء منسٹر صاحب مجھے جواب دے دیں، وہ ایک صحیح طریقے سے جواب دینگے۔ تھینک یو ویری مچ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، زرین کے بعد پھر لاء منسٹر امتیاز صاحب، امتیاز صاحب، اس کے بعد آپ جواب دینگے پھر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی زرین ضیاء جی، 5612 ہے اچھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: ٹھیک ہے، سارا میڈیا سن رہا ہے، میں ان کو To the point جواب دے رہی تھی اپنی ممبر کو، میں اس سے ہٹ کے نہیں گئی، نہ میں نے انہیں انکار کیا کہ میں آپ کو جواب نہیں دوں گی لیکن جو میرے بہت ہی معزز ممبر ہیں اور پارلیمانی لیڈر بھی ہیں، وہ ان سے ہٹ کے تحریک انصاف کو شرم آنی چاہیے یہ جب انہوں نے Words استعمال کئے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Zareen, please, you stick to the answer

صرف جواب، باقی باتیں چھوڑیں جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: تو میڈم، میں اس کا جواب دے چکی ہوں، میں نے تو ان کا جواب دیا اور میں ان کے ساتھ Agree کرتی ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5612 کا۔

* 5612 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود میں کام کرنے والی تمام خواتین کی تعداد و کیڈر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود): (الف) محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین صوبہ خیبر پختونخوا میں مستقل آسامیوں پر 502 خواتین مختلف قسم کی خدمات سرانجام دے رہی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Female Employees And their Cadre on Regular Side

S.NO	Nomenclature	No. of Post
1	Deputy Director	2
2	Assistant Director	2
3	Principal	3
4	Social Welfare Officer	23
5	Skill Optimization Officer	1
6	Social Case Worker	1
7	Office Assistant	1
8	Vocational Teacher	92
9	Auxiliary Worker	44
10	Warden	14
11	Assistant Warden	3
12	Needle Craft Instructor	134
13	Lady Health Visitor	13
14	Workshop Technician	1
15	Cook	7
16	Aya	82
17	Religious Teacher	21
18	Junior Teacher	20
19	Senior Oral Mistress	19
20	Certified Teacher(C.T)	11
21	Cane Worker	3
22	Metal Mechanic	2

23	Supervisor	2
24	Music Teacher	1
	Total	502

اس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ITC)125 میں کام کرنے والی 178 خواتین اور اس کی تفصیل درج ذیل ہے، نیز کل تعداد 680 کے قریب ہے۔

Female Employees and their Cadre on ADP Side

S.NO	Nomenclature	No.of Post
1	Vocational Teacher	107
2	Aya	71
	Total	178

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: میڈم، 5612 سے، اس کے جواب سے میں مطمئن ہوں، تفصیل اس کی موجود ہے اس لئے چونکہ شور شرابے میں ان کو آواز نہیں آرہی تھی لیکن یہ ہے کہ اس سوال سے میں مطمئن ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: 5612 سے مطمئن ہیں؟

<u>محترمہ منہ سردار</u>: جی ہاں۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, thank you. Next Question, ji 5613.

* 5613 _ <u>محترمہ آمنہ سردار</u>: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے خواجہ سراؤں کیلئے پالیسی بنائی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پالیسی کے تحت خواجہ سراؤں کو کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی، نیز اس پالیسی پر کس حد تک عمل درآمد کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور اور انسانی حقوق)</u>: (الف) جی نہیں، البتہ مذکورہ پالیسی زیر غور ہے اور اس کا ایک ڈرافٹ بنایا گیا ہے جو کہ عنقریب متعلقہ کمیٹی کو منظوری کیلئے بھیجا جائے گا۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: میڈم سپیکر، میرا سوال ہے 5613 اور میں گزارش کروں گی آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے کہ اس کا جواب مجھے لاء منسٹر دیں کیونکہ یہ بہت Sensitive issue ہے جس پہ میں بات کرنے جارہی ہوں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ حکومت نے خواجہ سراؤں کیلئے پالیسی بنائی ہے، اس کا جواب انہوں نے دیا کہ جی زیر غور ہے اور ڈرافٹ تیار کیا گیا ہے جو عنقریب متعلقہ کمیٹی کو منظوری کیلئے بھیج دیا جائے گا۔ میڈم! بہت عرصے سے یہ خواجہ سراؤں کی بات چل رہی ہے، سال، ڈیڑھ، دو سال بلکہ زائد

ہو گیا ہے کہ اس ڈرافٹ کے اوپر کام بھی ہو رہا ہے اور سننے میں آرہا ہے، سننے میں آرہا ہے پالیسی بن رہی ہے، کیا خواجہ سرا ہمارے اس معاشرے کا کوئی حصہ نہیں ہیں، کیا وہ انسان نہیں ہیں، کیا وجہ ہے کہ ان کیلئے آج تک کوئی Facility provide نہیں کی گئی ہے؟ میں جب پہلی ریزولیوشن لے کر آئی تھی ان کیلئے تو میری ریزولیوشن پہلی ریزولیوشن تھی، ان کے حقوق کے اندراج کیلئے، پورے ملک کی اسمبلیوں میں وہ پہلی ریزولیوشن تھی، اس کے بعد تمام صوبوں میں، نیشنل اسمبلی میں اور سینیٹ میں بھی اس کے اوپر باقاعدہ قانون سازی ہوئی ہے، اس کے بعد خیبر پختونخوا اسمبلی بھول گئی ہے، اس کے اوپر کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی زرین، It is related to the law تو لاء منسٹر، آپ بھی لیکن لاء منسٹر بھی اس کا جواب دینگے، آپ بھی دے دیں زرین، پھر لاء منسٹر جواب دینگے کیونکہ لیگل سائڈ ہے ناں۔

<u>محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت)</u>: دیکھیں میڈم، میڈم سپیکر، اگر میں اس سوال کا جواب نہ دوں پھر یہ ڈیمانڈ کریں کہ کوئی اور جواب دے دیں، خیر ہے لاء منسٹر صاحب بھی دے دینگے لیکن پہلے میں دے دیتی ہوں، جہاں تک انہوں نے Transgender کی بات کی ہے میم! بالکل اس پہ ڈرافٹ پالیسی تیار کی گئی ہے، ابھی اس کی کاپی میں نے، ڈیپارٹمنٹ نے، ہم نے ایک کاپی اپنی ممبر آمنہ سردار صاحبہ کے حوالے بھی کر دی ہے، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے اور اس کے اوپر مشتاق غنی صاحب کے انڈر ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس میں سے تمام ڈیپارٹمنٹ، جو ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Order in the House please.

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت</u>: جو سٹیک ہولڈرز ہیں، جس میں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ہے، جس میں سوشل ویلفیئر ہے، جس میں ٹیکنکل ایجوکیشن ہے، ان کی کمیٹی بنی ہوئی ہے اور اس کمیٹی کے اندر یہ ساری چیزیں ڈسکس ہو رہی ہیں اور پھر اس کو لایا جائے گا۔ جہاں تک انہوں نے بات کی ہے کہ ہماری جو حکومت اس سے لاعلم ہے یا لاتعلق ہے، ایسی کوئی بات نہیں، دیکھیں جب پالیسی بنتی ہے تو اس میں ٹائم لگتا ہے، اس میں پرابلمز آتے ہیں، میں نے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا ہے کہ کیوں اتنا لیٹ کیا گیا؟ تو وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ ایک تو جو خواجہ سرا ہیں ان کی رجسٹریشن کا ہمیں مسئلہ آرہا ہے کہ جب ہم ان کی رجسٹریشن کرتے ہیں تو ان کے، یہاں تک کہ ان کے جو گرو ہیں، ان سے بھی ہم مل چکے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں، وہ Easily رجسٹریشن نہیں کر رہے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں ہماری تو ایک لاکھ روپے ڈیلی آمدن ہے تو ہماری ان چیزوں میں وہ ذرا

سائڈ پہ آرہے ہیں، ایک یہ ڈیپارٹمنٹ کو پرابلم آرہا ہے، دوسرا جو ان کے والد وغیرہ کا نام ہے وہ ہمیں نہیں بتا رہے ہیں۔ دوسرا میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ابھی نادرا نے ان کا ایک خانہ بنا دیا ہے اور ان کو شناختی کارڈ کا حق دے دیا، اس طرح جب نادرا کو یہ اپنا شناختی کارڈ رجسٹر کرائیں گے اور اپنا بنائیں گے تو نادرا سے ہمارے پاس ایک ڈیٹا آئے گا ڈیپارٹمنٹ کے پاس، اور وہ اس طرح Easy ہو جائے گا، ہم اس پہ کر سکیں گے۔ تیسری بات جو میں کہہ رہی ہوں کہ ہماری گورنمنٹ نے کیا کیا ہے خواجہ سراؤں کیلئے یا سپیشل پرسن کیلئے؟ ابھی جو Rapid Bus بن رہی ہے، Specially جو Rapid Bus کا جو پراجیکٹ ہے، اس میں خواجہ سراؤں کیلئے الگ سیٹس کی نمائندگی، جس پہ لگا ہوگا کہ یہ خواجہ سرا کی سیٹ ہے، اس کے علاوہ سپیشل پرسن کی سیٹ الگ ہوگی اور خواتین کی الگ ہوگی تو ایسی کوئی بات نہیں ہے جو ہماری حکومت اس سے لاتعلق ہے یا اس میں کوئی کام نہیں کر رہی، جو بھی تھوڑا بہت پرابلم آرہا ہے، وہ ان کی Senses کے حوالے سے آرہا ہے کہ وہ اپنا ڈیٹا آسانی سے نہیں دے رہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، زرین ضیاء نے تو جواب ڈیٹیل سے دے دیا لیکن لاء منسٹر! آپ خیر ہے اس میں اگر Legal side جیسے ڈرافٹنگ اور وہ ہے تو ذرا پلیز Add کر دیں۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): میڈم سپیکر! میرے خیال میں Datailed reply تو میڈم نے دے دیا لیکن پھر بھی میں اپنی بہن کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ All citizen of this country are equal in the eyes of law، ہمارے لئے خواجہ سرا اتنے ہی زیادہ اہمیت کے حامل ہیں جتنا ایک عام پاکستانی ہے، تو ہماری حکومت کی یہ جو Discrepancy ہے یہ بالکل نہیں ہے اور ان شاءاللہ ہم کوشش کرتے ہیں پالیسی Already جو ہے تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ پالیسی ہمیں موصول ہو چکی ہے، ان شاءاللہ یہ امید رکھیں کہ ہماری حکومت بغیر کسی Gender کے، Equal یا اس کا جو ہے وہ ان شاءاللہ کام کرے گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، زرین، جی آمنہ بی بی۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! انہوں نے جواب دیا، میرے پاس ڈرافٹ کی کاپی آئی ہے، ظاہر ہے میں اس کو اتنی جلدی دیکھ نہیں سکتی ہوں لیکن جو کمیٹی Constitute کی گئی ہے، مجھے اس کمیٹی کے Constitution پہ اعتراض ہے کیونکہ اس میں تمام سیکرٹریز کو رکھا گیا ہے، دو بندے ہیں جو باہر سے ہیں اور کوئی خاتون نہیں ہے، کوئی Transgender کا کوئی نمائندہ نہیں ہے، تو اس کے Constitution پہ بھی مجھے اعتراض ہے، میں نے ایک نظر میں جو دیکھا ہے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, that is the valid point.

محترمہ آمنہ سردار: دوسری بات، دوسری بات میڈم! کہ خواجہ سراؤں کو طفل تسلیاں دی جا رہی ہیں، ان کی ڈھائی سال پہلے کی یہ بات اٹھی تھی اسمبلی میں، اس کے بعد میں نے آپ کو بتایا ہے تمام اسمبلیز میں سینیٹ میں ان کیلئے لیجسلیشن ہو رہی ہے سوائے خیبر پختونخوا اسمبلی میں ان کو لالی پاپ پکڑا دیا گیا ہے، پالیسی کا نعرہ لگایا گیا ہے، ابھی تک وہ پالیسی ڈرافٹ نہیں ہوئی، اس کی کیا وجہ ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay، ہاں آپ کا یہ پوائنٹ Valid ہے کہ There is no female member تو زرین ضیاء ڈیپارٹمنٹ سے بیٹھ کے، This is a very valid point کہ ایک تو اس کا فیمیل ممبر اس میں ہو، جواب کی ضرورت نہیں ہے، آپ بیٹھ جائیں، ایک فیمیل ممبر ہو اور ایک اس میں ان کا نمائندہ ہو، Transgender کا نمائندہ ہو۔

محترمہ آمنہ سردار: Transgender میں بڑے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay, next Question Amna Sardar 5614, Next Question.

* 5614 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں سال 17-2016ء میں خواتین کی ترقی کیلئے عملی طور پر کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت نے پڑھا):

(الف) اس وقت خواتین کی ترقی کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ تمام 25 اضلاع میں 125 دستکاری مراکز کا قیام۔ 2۔ تمام 25 اضلاع میں تین رکنی ہراسمنٹ کمیٹی کا قیام۔ 3۔ تمام اضلاع میں ضلعی کمیٹی آن سٹیٹس آف وومن کا قیام۔

4۔24/7 ہیلپ لائن برائے Gender based voilence کا قیام۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ میڈم، خیبر پختونخوا میں سال 2016-17ء میں خواتین کی ترقی کیلئے عملی طور پر کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے۔ میڈم، انہوں نے جو تفصیلات فراہم کی ہیں انہوں نے کہا جی کہ 25 اضلاع میں 125 دستکاری مراکز کا قیام ہے، اگلے سوال میں، میں ان سے ضرور ان 125 دستکاری مراکز کی تفصیل بھی طلب کرنا چاہوں گی کہ وہ کہاں پہ ہیں؟ وہ صرف کاغذات میں موجود ہیں یا کہ وہ گراؤنڈ پہ بھی ہیں، تمام 25 اضلاع میں تین رکنی ہراسمنٹ کمیٹی کا قیام کیا یہ کمیٹیاں فعال ہیں؟ تمام اضلاع میں ضلعی کمیٹیاں آن سٹیٹس آف ویمن کا قیام، بالکل یہ TCSW کے انڈر ہوا ہے لیکن ابھی تک یہ بھی فعال نہیں ہوئیں، 24/7 یعنی 24 گھنٹے اور 7 دن ہفتے کے ہیلپ لائن برائے Gender Based Violence کا قیام یہ ہے لیکن اس کا بھی ہمیں نہیں پتہ کہ یہ کس حد تک فعال ہیں اور کیا کام کر رہی ہیں؟ تو مجھے تھوڑا سا تفصیلی کوسچن کا جواب چاہیے تھا کیونکہ جب ہم جواب کیلئے یہاں پہ کھڑے ہوتے ہیں تو ہمارا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ کسی پر تنقید کریں، ہمارا مقصد ہوتا ہے انفارمیشن خود بھی لینا اور باقی لوگوں تک بھی وہ انفارمیشن پہنچانا۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Thank you, Ji, zareen Zia.

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): میڈم سپیکر، میری جو ممبر ہے بہت اچھا سوال کر رہی ہے لیکن انہوں نے جو پوچھا تھا، محکمہ سماجی بہبود میں کام کرنے والی تمام خواتین کی تعداد اور کیڈر کی تفصیل فراہم کی جائے تو انہوں نے جو جواب مانگا ہے، وہ پوری تفصیل سے انہوں نے وہ فراہم کیا ہے، میں ان کی بات پر تھوڑا انہیں کہوں گی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہوں گی کہ ڈیپارٹمنٹ کو چاہیے کہ کم از کم آپ تھوڑی سی ڈیٹیل یا تفصیل میں جواب دے دیتے لیکن انہوں نے پوری اپنی تفصیل بتائی ہے کہ محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین صوبہ خیبر پختونخوا میں مستقل آسامیوں پر 502 خواتین مختلف قسم کی خدمات سرانجام دے رہی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) کے ساتھ ہے، تفصیل پوری ساتھ لگی ہوئی ہے، یہ دیکھ لیں پوری یہ میں تمام میڈیا کو دکھاتی ہوں کہ پوری تفصیل اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہ چونکہ ہماری ممبر نے ابھی پڑھا نہیں ہے، تفصیل پڑھ لیں، اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ان کا خدشہ ہے، ساری اسمبلی میں جو ہمارے ممبران ہیں، ہم عوام کے حقوق کیلئے لڑ رہے ہیں تو کوئی بھی اگر ان کا خدشہ ہے اور اس میں کمی بیشی

ہے تو یہ آئیں، میں ڈیپارٹمنٹ کو بلالوں گی بلکہ ڈیپارٹمنٹ کو آج میں نے بلایا ہوا ہے، سب کو ان کے ساتھ بٹھا کے جہاں پہ بھی ان کو کوئی Confusion ہے، ہم اس کو دیکھ۔۔۔۔۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی آمنہ بی بی۔

محترمہ آمنہ سردار: یہ کوئسچن آپ نے بھی غلط پڑھا ہے، میں نے بھی غلط، وہ 5613 کے اوپر ہم ڈسکشن کر رہے ہیں، یہ بات ہو رہی ہے 5612 کی تو یہ علیحدہ کوئسچن ہے، وہ علیحدہ کوئسچن ہے، یہ آپ نے مجھے 5613 کا کہا تو میں نے بھی 5613 آگے پڑھا تو 5613 ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آمنہ بی بی۔

محترمہ آمنہ سردار: جی میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5613 تو خواجہ سراؤں کا تھا۔

* 5614 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں سال 17-2016ء میں خواتین کی ترقی کیلئے عملی طور پر کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت نے پڑھا):

(الف) اس وقت تک خواتین کی ترقی کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

(1)۔ تمام 25 اضلاع میں 125 دستکاری مراکز کا قیام۔ (2) تمام 25 اضلاع میں تین رکنی ہراسمنٹ کمیٹی کا قیام (3) تمام اضلاع میں ضلعی کمیٹی آن سٹیٹس آف وومن کا قیام (4) 24/7 ہیلپ لائن برائے Gender Based Voilence کا قیام۔

محترمہ آمنہ سردار: ہو گیا تھا جی 5614، یہ 5612 کا جواب دیا ہے زرین ضیاء نے، اچھا، میں 5614 کا پوچھ رہی ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا آمنہ، Amna Bibi just one minute, Just one minute، زرین ضیاء، یہ 5614 ہے اور اس میں یہ پوچھ رہی ہیں کہ 2016ء اور 2017ء میں خواتین کی ترقی کیلئے عملی طور پر کیا اقدامات کئے گئے This is the Question?

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: 5614

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5614۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: ایک منٹ، میم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خیر ہے، آرام سے نکالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: ایک منٹ، اس میں چھوڑو تم، میرے پاس 5604، میم! میرے پاس ایجنڈے پہ 5604 تک ہیں، 14 تک میرے پاس ہیں ہی نہیں، یہ آپ دیکھ لیجیئے، ظاہر ہے میں اس کا جواب دوں گی جس کی میں نے تیاری کی ہو، آگے پھر میرے پاس جو آگے سوال ہے، وہ صوبیہ شاہد کا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، صوبیہ شاہد کے تو گزر چکے ہیں، 5614، اچھا یہ امتیاز شاہد صاحب! آپ کو تو اس کا نہیں پتہ ہوگا I don’t know, I am suppose to answer or, not being Minister of that department, so I know one or two answers to that لیکن پچیس اضلاع میں 125، یہ تو زرین! آپ کو پتہ ہوگا، یہ تو کلیئر ہے نا، سکرین پہ نکالیں ذرا، سکرین پہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: سکرین پہ ہیں ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جیسا کہ انہوں نے سوال کیا ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں 17-2016ء میں خواتین کی ترقی کیلئے عملی طور پر کیا اقدامات کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟ تو اس وقت تک جواب تو ان کا پورا ہے لیکن پھر بھی اگر اس میں وہ سوال اٹھا رہی ہیں کہ تمام اضلاع میں 125 دستکاری مراکز کا قیام، تمام اضلاع میں تین رکنی ہراسمنٹ کمیٹی کا قیام اور تمام اضلاع میں District Committee on Status of Women کا قیام 24/7 Helpline برائے Gender Base Violence کا قیام، تو یہ انھوں نے پوری تفصیل دی ہوئی ہیں اگر اس کے علاوہ جیسا یہ کہہ رہی ہیں کہ کمیٹی بنی ہے تو وہ فعال کیوں نہیں ہوئی؟ تو چونکہ یہ انہوں نے پوچھا نہیں کہ کمیٹی بنی ہے، تو وہ فعال نہیں ہوئی تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ تو الگ کوسچین بن رہا ہے، اگر یہ سمجھ۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: آپ یہ کہہ رہی ہیں۔۔۔۔

Madam Deputy .Speaker: Amna! Let her finish please, Ji, Zareen!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: میڈم سپیکر! جیسا انہوں نے کہا ہے کہ یہ کمیٹی کے بارے میں پوچھ رہی ہیں کہ یہ فعال کیوں نہیں ہو رہیں؟ تو یہ تو الگ کوئسچن بن رہا ہے، یہ الگ 'پراپر' کوئسچن لے کر آئیں پھر ہم ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں گے کہ آپ نے یہ ڈیٹیل دی ہے اور کمیٹی آپ نے بنائی ہے اور کمیٹی فعال کیوں نہیں ہوئی؟ یہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ الگ سوال ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم سپیکر! یہ پیچھے سے جو سیکرٹری صاحبان ہیں، وہ مفصل جواب دیا کریں کیونکہ میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ تفصیل فراہم کی جائے؟ مجھے تفصیل فراہم نہیں کی گئی، ایک سو پچیس دستکاری مراکز ہیں کہاں، ہوا میں ہیں؟ مجھے تو نظر نہیں آرہے۔ باقی کے جو پچیس اضلاع میں تین رکنی ہراسمنٹ کمیٹی ہے، کہاں ہے، کونسے تین اضلاع میں ہیں؟ کوئی ڈیٹیل نہیں ہے۔ تمام اضلاع میں ضلعی کمیٹیاں On Status of Women کا قیام ہے، بتایا جائے کون سے اضلاع میں ہیں؟ اور انہوں نے ہیلپ لائن کے بارے میں بتایا ہے، ہیلپ لائن کا کیا ریکارڈ ہے؟ ابھی تک کیا، ہمیں تو کچھ پتہ نہیں ہے، صرف یہ چار لائنیں لکھ کے جواب دے دیا ہے، اس کو میں نہیں مانتی ہوں، میں اس سوال سے ہرگز مطمئن نہیں ہوں۔

Madam Deputy .Speaker: Amna, so what do you want, what do you want?

محترمہ آمنہ سردار: میڈم، اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ اس پر تفصیل سے وہاں پر بات ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی زرین، Calm DownAmna Bibi, calm down please, آپ ذرا بیٹھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: میڈم سپیکر! میں ان کو دو Options دے رہی ہوں یا تو اس کوئسچن کو پینڈنگ رکھ دیں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے ان کو تفصیل نہیں دی، تو یہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں، ڈیپارٹمنٹ کو 125 کی تفصیل دینی چاہیے، نمبر ایک، میں سمجھتی ہوں کہ اس کوئسچن کو پینڈنگ رکھ دیا جائے، اگر یہ اس سے Agree نہیں کرتیں تو ٹھیک، اگر یہ چاہتی ہیں کہ یہ کوئسچن کمیٹی کو بھیج دیا جائے تو بالکل کمیٹی کو، میں نہیں کہتی کہ کمیٹی کو نہ بھیجیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اس میں میں ایک پوائنٹ Add کروں گی، آمنہ! ایک میں یہ جو آپ کا پوائنٹ نمبر تین ہے، یہ جو تین This I know کہ Right from Chatral to DIK to Bannu ہیں District Committees on status of Women فعال ہیں، By that I mean کہ Already the committees are formed, the members are there، The rest جو ہے If you want send it to Committee کو تو بالکل۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! میں صرف آپ سے ریکویسٹ یہ کرنا چاہوں گی کہ یہ جتنا بھی ہمیں دو چار لائنوں میں جواب دیا گیا ہے، اس کی تفصیلات مہیا کی جائیں کیونکہ یہ بہت Important ہے، ہم ویمن ایشو پہ کام کر رہے ہیں، ہم سے کوئی سوال کرتا ہے تو ہم جواب دینے کے لائق تو ہوں۔

Madam Deputy .Speaker: Is the desire of the House that the Question asked by honorable Member may be refered to the concern Committee? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against may say 'No'. 'Ayes'

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is refered to the Concern Committee Ji,Next Question Fakhr e Azam Wazir! Fakhr e Azam!

* 5617 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت نے مالی سال 18-2017ء میں کتنا، کتنا اندرونی قرضہ کس، کس سے لیا ہے اور کیوں لیا ہے;

(ب) مذکورہ قرضے پر سود کتنا آئے گا، کہاں سے اور کب اس قرضے کی سود سمیت ادائیگی کی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) صوبائی حکومت نے مالی سال 18-2017ء کے دوران دس ارب روپے کا اندرونی قرضہ لینے کا حدف مقرر کیا لیکن تا حال اس مد میں کوئی قرضہ نہیں لیا گیا۔

(ب) مذکورہ قرضے کے قواعد و ضوابط زیر غور ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، میرا کوسچین ہے کہ یہاں پر تو۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، 5617۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! نہیں آرہا اس پر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں آرہا، اوکے یہ کمپوٹر والے، کوئی پلیز ذرا آئی ٹی والے جائیں، 5617۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، میرا کوسچن ہے کہ صوبائی حکومت نے مالی سال 18-2017ء میں کتنا اندرونی قرضہ، کس، کس سے لیا ہے اور کیوں لیا ہے؟ تو میڈم، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے دس ارب روپے کا اندرونی قرضہ لینے کا حدف مقرر کیا ہے لیکن تاحال اس مد میں کوئی قرضہ نہیں لیا گیا۔ میڈم! یہ وائٹ پیپر میں لکھا ہوا ہے، یہ General Abstract of Revenue میں کہ ہم دس ارب روپے کا قرضہ لیں گے اور یہاں پر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قرضہ نہیں لیا، جب وائٹ پیپر میں کہتے ہیں، انہوں نے خود Mention کیا ہوا ہے کہ ہم نے قرضہ لینا ہے اور ابھی تک قرضہ ہم نے نہیں لیا تو اوپر کا جو پندرہ ارب روپیہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ اگر انہوں نے قرضہ نہیں لیا تو کیوں نہیں لیا؟ یہاں پر اگر انہوں نے Mention کیا ہے کہ ہم نے قرضہ لینا ہے اور قرضہ کس چیز کیلئے لینا ہے اور اس کی سود سمیت کتنی ادائیگی ہوگی اور کب تک ہوگی؟ تو ذرا ہمیں بریف کریں ہمارے آنریبل منسٹر صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر، فنانس منسٹر۔

وزیر خزانہ: شکریہ میڈم سپیکر! فخر اعظم صاحب کے دو کوسچن ہیں، ایک ہے 5617 اور میرے خیال میں دوسرا اس کا، پہلے بھی ایک کوسچن ہے اس کا ہے، 5618۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ: تو ترتیب میں یہاں پہ وہ ایجنڈے میں اس طرح لکھا ہے، بہر حال جو کوسچن ہے 5617، اس میں ہمارے معزز رکن اسمبلی جناب فخر اعظم وزیر صاحب نے جو کوسچن اٹھایا ہے کہ 18-2017ء میں کتنا اندرونی قرضہ کس کس سے لیا ہے اور کیوں لیا ہے؟ تو Shortly میرا جواب بھی یہی ہے اور یہ Ground reality بھی ہے کہ صوبائی حکومت نے مالی سال 18-2017ء کے دوران دس ارب روپے اندرونی قرضہ لینے کا حدف مقرر کیا تھا لیکن تاحال اس میں کوئی قرضہ نہیں لیا گیا ہے اور اس کی (ب) شق ہے کہ مذکورہ قرضے پر سود کتنا آئے گا اور کہاں سے اور کب اس قرضے کو سود سمیت ادا کیا جائے گا؟ انہوں نے بڑا Comprehensive question کیا ہے لیکن Shortly اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ ابھی تک وہ

Under process ہے،اس کے جو قواعد وضوابط ہیں وہ زیر غور ہیں اس پہ ابھی تک کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ تو ریکوری کی بات بعد میں ہوگی،اس کا پروسیجر لیکن تاحال معزز رکن کی اطلاع کیلئے اور آپ کے اطلاع اور پورے ہاؤس کو کہ ابھی تک اس قسم کا کوئی قرضہ نہیں لیا گیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! انہوں نے اگر یہ نہیں لیا تو 17 ارب روپے جو پینشن کیلئے تھے،وہ اندرونی قرضے میں نہیں آتے،وہ کہاں سے آتے ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر فنانس!

وزیر خزانہ: (جناب فخر اعظم وزیر،رکن اسمبلی سے) آپ کا کیا سوال ہے؟

جناب فخر اعظم وزیر: میرا یہ سوال ہے کہ میں نے آپ سے پوچھا ہے کہ آپ نے اندرونی قرضہ کتنا لیا ہے؟ یہ میں نہیں کہہ رہا آپ یہ خود آپ کے وائٹ پیپر میں Mentioned ہے یہ اس پر دیکھیں Abstract میں لکھا ہے کہ دس ارب روپے ہم نے لینے ہیں لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ ابھی تک ہم نے لئے نہیں ہیں۔

Madam deputy Speaker: Fakhar e Azam, Through the Chair.

جناب فخر اعظم وزیر: اب سترہ ارب روپے جو پینشن کے آپ نے لوگوں سے لئے ہیں کیا وہ اندرونی قرضے میں نہیں آتے؟

وزیر خزانہ: نہیں،میڈم سپیکر! میں نے Shortly اس معزز رکن کو یہ جواب دیا کہ جو 603 ارب روپے کا ٹوٹل جو بجٹ اور اس میں 208 ارب روپے ہم نے Developmental works کیلئے دیئے ہیں، 52 ارب روپیہ پینشن کا بوجھ ہے اسی مالی سال میں وہ ہے تو وہ Current expenditure میں ہے تو اس کیلئے Already ہمارے ساتھ فنڈ Available ہے تو اس قسم کا کوئی سوال نہیں اٹھا ہے اور یہ بجٹ تو ایک Estimation ہوتا ہے اور معزز رکن بہتر طور پہ جانتے بھی ہیں کہ اگر ہمیں ضرورت ہو تو ہاؤس سے ہم نے پہلے ہی منظوری لی ہے لیکن ابھی تک اس پہ کوئی پراسیس نہیں ہوا ہے،اگر موقع آیا تو پھر ان شاءاللہ ہاؤس کو بھی انفارم کریں گے اور اس پہ پھر بات بھی کریں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، بھئی! انہوں نے تو کلیئر کہہ دیا 603 الگ وہ ہے، 208 اینڈ 52 جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! دیکھیں، اس میں Confusion تو ہے ناں، اب یہاں پر انہوں نے خود کہا ہے کہ 10 ارب روپے کا ہم نے قرض لینا ہے پھر اوپر لکھتے ہیں کہ Recovery of investment of Hydle Development Fund پندرہ ارب پھر تو پندرہ ارب بھی جھوٹ ہے تو اس کو پندرہ ارب کی کوئی ریکوری نہیں ہوئی نا، اب اس میں Confusion آرہی ہے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم بات سنیں! آپ Confusion لفظ استعمال کر سکتے ہیں جب تک Prove نہ ہو، آپ جھوٹ نہیں استعمال کر سکتے، فخر اعظم! میری بات سنیں پلیز، جہاں تک کہ Confusion ہے، Okay agreed لیکن جہاں آپ کہتے ہیں جھوٹ، وہ جھوٹ جب تک آپ ثابت نہ کریں، آپ فلور آف اسمبلی پہ جھوٹ کا لفظ نہیں بول سکتے ہیں، یہ لفظ پلیز ہٹائیں، جب Confusion ہے Confusion okay confusion ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، اگر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ ہے، پھر یہ جو سکیمیں رکی ہوئی ہیں جس کے اوپر کام نہیں ہو رہا، کیوں یہ کام رکا ہوا ہے؟ حالانکہ منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ Available ہے، پھر ہمارے حلقوں میں بلکہ سب کے حلقوں میں سکیمیں رکی ہوئی ہیں، سڑکیں رکی ہوئی ہیں، سکول وغیرہ اس پر کام رکا ہوا ہے اور یہاں پر منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ Available ہے، ان کو فنڈ دیا جائے پھر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر، اس کے بعد بھی اگر یہ نہیں تو Please, you sit with him than after the assembly

وزیر خزانہ: شکریہ میڈم، میں معزز رکن کا مشکور ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ من و عن ہمیں سارا فنڈ Available ہے اور ہمیں کوئی قرضے کی ضرورت نہیں ہے، یہ غریب صوبہ ہے، آپ اس کی مالی پوزیشن کو بھی جانتے ہیں اور نیکسٹ کو شچن بھی اسی حوالے سے ہے لیکن تاحال ابھی تک کچھ ہوا نہیں ہے، اس لئے میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں، اس کو اگر وہ ہو جائے تو پھر معزز رکن کی اطلاع کیلئے میں ان کے ساتھ بیٹھ بھی سکتا ہوں، جو بھی ہو گا ان شاءاللہ کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، فخر اعظم، یہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، پھر اگر تسلی بخش جواب، آپ منسٹر صاحب! یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے پلیز۔

وزیر خزانہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: حالات تو ان کے صحیح ہیں کیونکہ یہ لوگ خود کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس فنڈ ہے اور یہاں پر انہوں نے خود Mention کیا ہے کہ میں نے قرضہ لینا ہے، انہوں نے وائٹ پیپر کے اوپر لکھا ہوا ہے، اب یا تو یہ ثابت کریں گے کہ قرضہ انھوں نے کیوں نہیں لیا اور دوسرا خود کہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ ہے، اگر آپ کے پاس فنڈ ہے تو ہمیں کیوں نہیں دیا جارہا؟ تو یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ ساری اس کی تفصیلات فراہم ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر۔

وزیر خزانہ: میڈم سپیکر! یہ تو بالکل کلیئر سوال ہے، There is no any sort of ambiguity in this very case، ہم نے کوئی قرضہ نہیں لیا ہے، قرضہ لینے کی اگر ہمیں ضرورت ہوئی تو ہاؤس کو ہم Inform رکھیں گے، Already ہم نے ہاؤس کو Inform کیا ہے تو میرے خیال میں معزز رکن کی خواہش اور ان کی بات اور صوبے کو اپنے پاؤں پہ کھڑا کرنے کی جو خواہش ہے یہ اچھی بات ہے اور ہم بھی دعا گو ہیں لیکن تاحال کوئی قرضہ ہم نے نہیں لیا۔

Madam Deputy Speaker: Okay, you come to your next Question, Fakhar e azam please ,Next Question, Ji, Anisa Bibi.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! یہ بڑی اچھی خوش آئند بات ہے جو ہمارے آنریبل منسٹر نے بتایا کہ انہوں نے قرضہ نہیں لیا اور صوبے کے مالی حالات بالکل ٹھیک ہیں لیکن یہ Explain نہیں، اس کا جواب نہیں دے سکے کہ آپ نے خود بجٹ میں اپنے لئے جو Sources بیان کئے تھے اس میں آپ نے بتایا تھا کہ اتنا ہم Domestic borrowing کریں گے، تو اگر نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے کوئی صوبے کی لاٹری نکال دی، کہیں سے کوئی بہت زیادہ ریونیو ٹارگٹ زیادہ آپ نے Achieve کر لیا؟ کہیں سے تو کوئی Source بتائیں کہ کہاں سے وہ پیسہ لاکے انہوں نے، اس کی جگہ جب قرضہ نہ لینے، کیونکہ آپ نے تو Already اپنے فنانشل پلان میں بتایا ہوا ہے کہ اتنا پیسہ ہم نے، وائٹ پیپر میں ہے

کہ اتنا پیسہ ہم Domestic borrowing سے لیں گے تو اگر ابھی تک نہیں لیا تو کیا آئندہ چند دنوں میں لینے کا ارادہ ہے؟ یہ میں چاہ رہی تھی کہ منسٹر صاحب ذرا کھل کے Explain کر دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: آنریبل میڈم سپیکر! اس کے جو آگے جو دو کوئسچنز آرہے ہیں یہ بھی بالکل Inter related ہیں اور اس میں Explain کرتے ہوئے یہ بات بھی سامنے آئے گی، تو ویسے میرے خیال میں وہ نیکسٹ کوئسچن پہ جائیں، اسی کوئسچن میں اس کا کوئی وہ نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نیکسٹ کوئسچن آپ کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! میں منسٹر صاحب کو بتا دوں کہ اس کا دوسرے کوئسچن سے کوئی تعلق نہیں ہے، جس طرح میڈم انیسہ زیب صاحبہ نے بات کی ہے کہ اگر یہاں پہ اس نے خود لکھا ہوا ہے کہ دس ارب روپے ہم ڈومیسٹک لون لیں گے اور پندرہ ارب روپے ہم Recovery of investment adult development fund سے لیں گے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انہوں نے قرضہ نہیں لیا تو پیسے ان کے پاس کہاں سے آگئے اور اگر ان کے پاس پیسے ہیں تو یہ فنڈ کیوں نہیں دیا جا رہا ہے، یہ کام کیوں رکے ہوئے ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم، فخر اعظم بات سنیں، آپ کا جو نیکسٹ کوئسچن ہے اس میں ہے، Provincial own receipts ہیں آپ ذرا وہ پڑھیں اگر Satisfied نہیں تو میں واپس اس پہ آؤں گی، آپ ذرا نیکسٹ کوئسچن پڑھیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے میڈم، میں پڑھتا ہوں لیکن اس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ کوئسچن آپ سنیں، نیکست کوئسچن، 5618 وہ پڑھیں ذرا۔

* 5618 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) Provincial own receipts کیا ہے؟ سال 2016-17ء میں یہ کتنا تھا، Revised Estimates کتنا ہے اور مکمل ریکوری کتنی ہوئی ہے؟ نیز 2017-18ء کے بجٹ میں Provincial own receipts کتنا اور Budget estimate کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) Provincial own receipts سے مراد وہ محاصل ہیں جو صوبائی حکومت اپنے ذرائع سے حاصل کرتی ہے جو کہ ٹیکس اور نان ٹیکس پر مشتمل ہے۔ مالی سال 18-2017ء میں ان محاصل کے اہداف کا تخمینہ (Budget estimate) 49507 ملین لگایا گیا اور نظر ثانی شدہ اہداف کا تخمینہ (Revised estimates) 32468 ملین لگایا گیا۔ بارہ مہینوں میں کل وصولی (Total recovery) 27325.588 ملین روپے ہوئی اور اس طرح محصولات 5142.142 ملین نظر ثانی شدہ تخمینہ سے کم موصول ہوئے۔ مالی سال 18-2017ء کے بجٹ میں محصولات کے اہداف کا تخمینہ 45215 ملین لگایا گیا تھا۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میرا یہ کوئسچن ہے کہ Provincial own receipt کیا ہے، سال 17-2016ء میں کتنا تھا؟

Madam Deputy Speaker: Loan?

جناب فخر اعظم وزیر: Own، یہ Provisional own receipt ہے، یہ Own receipts ہے میڈم! یہ Clerical mistake ادھر ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا یہ Own ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: کتنا اور مکمل ریکوری کتنی ہے، نیز 18-2017ء کے بجٹ میں Provisional own receipt کتنا تھا اور Budget estimate کیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟ اب میڈم! یہاں پر انہوں نے خود یہ وائٹ پیپر میں جو ہے، انہوں نے 18-2017ء اور 17-2016ء کا جو تھا 49 ارب روپے کا Estimate انہوں نے لگایا ہے، Revised میں آئے ہیں 32 بلین لیکن Actualy recovery ان کی ہوئی ہے 20 بلین یعنی 50 پرسنٹ انہوں نے کام مکمل نہیں کیا اور 50 پرسنٹ ان کی ناکامی ہوئی ہے، اگر اس ریکوری کو ہم دیکھیں تو 2007ء اور 2008ء میں اگر دیکھیں تو Budget estimate 6 billion تھا اور Revise بھی 6 بلین تھا اور ریکوری بھی پانچ بلین ہے، کامیاب ہوئے ہیں 2008ء میں بھی گورنمنٹ کو کامیابی ہوئی ہے، 7 بلین ان کا Budget estimate ہے اور پانچ بلین ان کی ریکوری ہے بلکہ چھ بلین-----

Madam Deputy Speaker: You just stick to your Question please.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! ان کا Comparison کر رہا ہوں بعد کے جو ,2009-10 ,2007-08 2010-11 اور 2012-13 تک ان میں جتنا Estimate لگایا ہے، اس کے مطابق ان کی ریکوری ہوئی ہے لیکن 2014-15 اور 2015-16ء میں یہ مکمل فیل ہو گئے ہیں، یہ مکمل فیل ہو گئے، یہ جو Estimate لگاتے ہیں اس کے برابر ان کی کوئی ریکوری نہیں ہوئی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر، فنانس منسٹر۔

وزیر خزانہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اپنے معزز رکن فخر اعظم صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کیلئے وقت نکال کر تھوڑا سا اس کا مطالعہ کیا ہے اور اس کو سمجھنے کی کوشش بھی کی ہے، میں ان کو Appreciate بھی کرتا ہوں لیکن ان کے کوسچین کے کوئی چار یا پانچ چھوٹے چھوٹے جز ہیں، اس میں پہلا انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ Provincial own receipts کیا ہیں؟ تو اس کی Simply explanation یہ ہے کہ Provincial own receipts سے مراد محاصل ہیں جو صوبائی حکومت اپنے ذرائع سے حاصل کرتی ہے اور وہ ذرائع کیا ہیں، وہ Taxes اور Non taxes پر مشتمل ہے، تو یہ پہلے پورشن کا وہ جواب ہو گیا۔ پھر معزز رکن نے سوال کیا ہے کہ 2016-17ء میں Revised estimate کتنا ہے، اور مکمل ریکوری کتنی ہوئی ہے؟ تو اس کے Continuation میں جواب یہ ہے کہ 2016-17ء میں ان محاصل کے اہداف کا جو تخمینہ، جو Budget estimate جو 49 ارب روپیہ لگایا گیا تھا، وہ نظر ثانی شدہ اہداف کا تخمینہ یعنی Revised estimate جب ہم نے پہلے لگایا تو وہ 32 ارب ہم نے ہدف کو، کیونکہ میں اس کو Admit کرتا ہوں، وہ یہ کہ ہم نے جو Estimate دیا تھا شاید ہم Over expectation رکھتے تھے لیکن Ground reality جو Capacity ہمارے اداروں کی تھی، اس میں ہم نے واقعی Enhance تو کیا تھا لیکن ہم تھوڑا ہدف سے بہت ہی زیادہ آگے ہوئے تھے تو اس میں ہم نے پھر 32 ارب رکھے جو بارہ مہینوں میں پھر اس کا ٹوٹل 27 ارب Something اس کی ریکوری ہو گئی اور اسی طرح یہ جو Revised میں جو پانچ ارب ملین کا جو تخمینہ لگایا گیا تھا، یہ کم ہوا ہے اس کو میں Admit بھی کرتا ہوں، یہ On the record بھی ہے لیکن اس Reality کو دیکھ کر جو اس کے کوسچین کا جو نیکسٹ پورشن ہے 2017-18ء میں بجٹ میں جو محصولات کے اہداف کا تو پھر ہم نے یہ 45 اپنے لئے رکھا ہے، یہ ہماری خواہش ہے، میڈم!

ہماری کوشش ہے کہ ہمارے ادارے Strengthen ہوں، ہم اس میں کام کریں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ہر سال ہم Enhance بھی کرتے ہیں اور ہم اس کو Achieve بھی کرتے ہیں، میری خواہش ہے اور ہماری دعا ہے کہ یہ اس دفعہ جو ہمارا 45 ارب کا وہ ہے یہ ہم حاصل کر سکیں۔ جہاں تک میرے معزز رکن نے ایک بات درمیان میں، وہ میں پہلے سے Link کرتا ہوں تھوڑی سی، وہ یہ ہے کہ اب تو رواں سال ہے، اب تو اس رواں سال میں ہمیں اگر ضرورت ہو تو اس میں ہم Revised budget، Revised estimate بھی دیکھ سکتے ہیں، ہم اپنے قرضوں پہ نظر ثانی بھی کر سکتے ہیں اور پھر ان شاءاللہ ہاؤس کو ہم Inform بھی کریں گے Update بھی رکھیں گے اور اگر ہمیں ضرورت ہو، ہاں یہ خواہشات کی دنیا ہے اور میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ ہمیں جتنا بھی وہ ملے تو ہمارے صوبے کے اندر جو پارلیمنٹ، اور بھی ہیں یہ میں معزز رکن سے میڈم، میں اس بات پہ متفق ہوں کہ ہماری ساری خواہشات پوری نہیں ہو سکتیں لیکن صورتحال کچھ اس طرح بھی نہیں ہے کہ یہ ایک ایسا ہے کہ یہ ہم بالکل نہیں، ہمارے Current expenditures پورے ہو رہے ہیں ہمارے Pension expenditure پورے ہو رہے ہیں، ہمارے جو معاہدے ہیں، جو ہماری سوچ ہے، جو ہماری فکر ہے، ان شاءاللہ اسی کے مطابق ہمیں اگر ضرورت ہو پہلے تو ہم گزارہ کرتے ہیں، اگر ضرورت ہو تو پھر ہاؤس کو Inform کر کے پھر جو ہم نے پہلے سے ہاؤس کو دس ارب روپے کے حوالے سے ہم نے Inform کیا تھا اور یہ جو Own receipts ہیں یہ ہم کوشش بھی کریں گے۔۔۔۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر:</u> میڈم۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Let him finish his answer.

<u>وزیر خزانہ:</u> کہ ہم اپنی Efficiency کو اور بھی Strengthen کریں تو ان شاءاللہ یہ اہداف ہم اس دفعہ حاصل کریں گے ان شاءاللہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی فخر اعظم، فخر اعظم۔۔۔۔

<u>سید محمد علی شاہ:</u> میڈم!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> وہ پھر آپ کے پاس آتی ہوں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! ٹیکسٹ کی بات نہیں ہے، یہ تو انہوں نے خود Admit کر لیا کہ سابقہ گورنمنٹ نے اپنے ہدف کے مطابق ریکوری کی ہے اور انہوں نے خود Admit کیا ہے کہ ہم فیل ہو چکے ہیں، یہاں پر 2015-16ء میں ان کا ٹارگٹ تھا 54 ارب روپیہ اور ان کو ملے ہیں 25 ارب روپے، پھر 2016-17ء میں ان کا ٹارگٹ تھا 49 ارب روپے، ان کو ملے ہیں 20 ارب روپے، یہ وائٹ پیپر کہہ رہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی باچا صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: اور باقی جو ہے انہوں نے خود Admit کر لیا ہے کہ ہماری Defaulter government ہے، پھر تو ٹھیک ہے جب خود مانتے ہیں کہ ہماری Defaulter government ہے اور سابقہ گورنمنٹ کی ریکوری۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: باچا صاحب، باچا۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: انہوں نے اپنا ٹارگٹ Achieve کیا ہے تو یہ انہوں نے اپنا خود ہی Failure مان لیا ہے میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی باچا صاحب، مائیک آن کر لیں۔

محترمہ نسیم حیات: کورم پورا نہیں ہے میڈم۔

سید محمد علی شاہ: میڈم سپیکر! زہ منسٹر صاحب نا ست دے۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Once the quorum is pointed, I can't do any thing. Count, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Quorum is not complete، Bell بجائیں جی، Bell بجائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی کاؤنٹ کریں ذرا، I can't hear any thing from you، جی کاؤنٹ کر لیں (گنتی مکمل ہوئی) No is 29، اینڈ یہ کمپلیٹ نہیں ہے تو The session is adjourned till 3:00 pm after-noon، جی (نماز کے وقفہ کا مطالبہ) اچھا، اوکے، تو why don't

Break for 15 minuts, Break for 15 صحیح ہے، have a brake for the prayer? I can't hear any نماز کیلئے اور نماز کے بعد پھر پلیز آجائیں جو کہ وہاں پہ بیٹھے ہیں، minuts, thing، نماز کیلئے بریک کریں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کاروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وہ موؤر تو، Yeah mover is here، فنانس منسٹر کہاں ہے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جی میڈم۔

Madam Deputy Speaker: Fakhr e Azam what do you want now?

وزیر خزانہ: فخر اعظم صاحب میرے دوست ہیں اور انہوں نے جو بات رکھی ہے، وہ درمیان میں کورم کی وہ بات جو اٹھائی گئی، لیکن یہ ہے کہ ابھی جو آپ نے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry , I am sorry، یہ مجھے دکھایا گیا ہے رولز، گرین بک میں کہ کورم جب تک کمپلیٹ نہیں ہے تو میں شروع نہیں کر سکتی تو. Let wait you now. بل ذرا، بل ذرا وہ کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کر لیں، دو منٹ کیلئے اور بل بجائیں خیر ہے we just waiting for few ladies if they come, I think we will be. جی کاؤنٹ کر لیں دوبارہ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy .Speaker: Okay ji, the quorum is complete, ji Finanace Minister.

وزیر خزانہ: میڈم سپیکر! میں نے تو اپنے معزز رکن کو کافی تفصیلات دیدیں اور میں نے اس کے ضمنی کوسچن کے جوابات بھی دیئے ہیں اور میرے خیال میں اس میں کوئی ابہام ابھی نہیں رہا ہے تو اس لئے میں ان کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آگے نیکسٹ کوسچن پر جائیں اور اس میں جو معلومات ان کو فراہم کرنا تھیں اور جو ان کے سوالات تھے، وہ تو میں نے ان کو بتا دیئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم، بس آپ کو Last وہ دیتے ہیں، کوئسچنز آور ختم ہو گیا ہے، لیکن آپ کو موقع دیتے ہیں، آپ بات کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم، دیکھیں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ دس بلین کی بات انہوں نے کی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ اس کا تعلق دوسرے کوئسچن سے ہے، میں نے کہا کہ اس کا تعلق دوسرے کوئسچن سے نہیں ہے اور آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ دوسرا کوئسچن جو ہے وہ Own receipt کا مسئلہ ہے اور میں نے جو پہلے کہا تھا کہ دس ارب روپے آپ نے جو یہاں Mention کیا ہے، وہ قرضہ کیوں نہیں لیا؟ اگر نہیں لیا۔

Madam Deputy Speaker: What do you want?

جناب فخر اعظم وزیر: I want کہ یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ پتہ اس کا چل سکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، قلندر لودھی صاحب کہتے ہیں کہ ایک وہ کر دیا جائے، اوکے، کاؤنٹ کریں جی۔

وزیر خزانہ: میڈم سپیکر، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ لے لیں، اگر نہیں لیتے پھر ہاؤس کو Put کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کو Put، جی کاؤنٹ کرلیں، جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتی ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی انیسہ بی بی، جی ٹائم بہت کم ہے جی انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! یہ آپ سے کچھ دن پہلے میں نے ایک دفعہ ریکویسٹ کی تھی کہ Financial matters ہیں، اس پر ہمیں ہاؤس کو بریفنگ دی جائے، سیکرٹری فنانس، ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب، وہ اس وقت آپ نے بھی Agree کیا، باقی نے بھی، تو اگر اس وقت منسٹر صاحب میرا نہیں خیال کہ It's a big deal کہ اگر یہ کوئسچن جائے یا پھر ان کو ویسے بھی چاہیے کہ فنانشل سیچویشن پہ ہمیں ایک بریفنگ دیدیں ممبرز کو، تو یہ تو اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے، نہ ہی ہم کوئی بہت بڑے راز سے ان کا پردہ اٹھا رہے ہیں یا فاش کر رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ایک Simple سا سوال تھا اور میرا خیال ہے کہ فنانس منسٹر تو بہت مہربان منسٹر ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر جی۔

وزیر خزانہ: میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ: میڈم سپیکر! ویسے انیسہ زیب میڈم صاحبہ نے جو بات کی، وہ اصولی طور پر ٹھیک ہے، ان سے انکار نہیں کرتے کہ ہم اپنے ہاؤس کو بریفنگ دیں، یہ ٹھیک ہے لیکن جو یہ سوال ہے، اس کا جو تعلق ہے یہ بالکل کلئیر ہے، اس کو ہاؤس کے سامنے Put کریں اور وہ جو بات آپ کہہ رہی ہیں ان شاءاللہ اس سے میں اصولی طور پر اتفاق کرتا ہوں، وہ ٹھیک کہتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، بریفنگ آپ کو دیدیں گے بالکل، تو ٹھیک ہے بریفنگ دے دیں گے And we go to move on یہ ذرا دیدیں جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر! ہماری کچھ قراردادیں ہیں اور وہ لے لیں تو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قرارداد سے پہلے Leave application ہیں، رقیہ۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! میرا کوسچن جو تھا، میرا کوسچن اس طرح رہ گیا ہے، آپ نے کہا تھا کہ آیا، کیونکہ میڈم، نہیں اس کا اور ہے نا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں کاؤنٹ، He doesn't agree تو You agree کہ کاؤنٹ کرلیں یہ کہتے ہیں کہ یہ What he is saying کہ اس کو Put کردیں، چلیں،

Those who are in favour, let me read it for here. Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who say 'No'.

Members: No.

جناب شاہ حسین خان: میڈم سپیکر! پہلے 'یس' کا پوچھ لیں اس کے بعد۔

Madam Deputy Speaker: Those who say 'Yes'.

کاؤنٹ کرلیں جی، Yes اور No دونوں، I mean the MPAs who want کہ یہ کمیٹی میں چلا جائے، آپ لوگ کہتے ہیں چلا جائے، آپ ذرا ان کے نمبرز کاؤنٹ کریں، پلیز کھڑے ہو کر پلیز، Can you please stand up، یہ کاؤنٹنگ ذرا جلدی کیا کریں نا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹوٹل گیارہ،اور جو کہتے ہیں کہ اس کو نہیں جانا چاہیئے، Stand up, please،کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Eighteen, so, eighteen don't want, so it can't go the Committee, okay-----

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس ختم۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

5376 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 17-2016ء میں ہزارہ ڈویژن میں جن بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں ان کے نام، پتہ اور شناختی کارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا نے سال 17-2016ء میں بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم نہیں کی ہیں۔

5377 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 14-2013ء میں ڈی آئی خان ڈویژن میں جن بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں ان کے نام، پتہ اور شناختی کارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا نے سال 14-2013ء میں بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم نہیں کی ہیں۔

5378 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 14-2013ء میں ڈی آئی خان ڈویژن میں جن بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں ان کے نام، پتہ اور شناختی کارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا نے سال 16-2015ء میں بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم نہیں کی ہیں۔

5379 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014ء میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں، کہاں کتنا، کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی نہیں، سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014ء میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ نہیں ملا تھا۔

(ب) ایضاً۔

5380 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 16-2015ء میں کوہاٹ ڈویژن میں جن بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں ان کے نام، پتہ اور شناختی کارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی نہیں، محکمہ ہذا نے سال 16-2015ء میں بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم نہیں کی ہیں۔

5553 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جون 2013ء کے بعد محکمہ آبپاشی بونیر میں کئی بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض آسامیاں اب بھی خالی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، ڈومیسائل اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز خالی آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب سکندر حیات خان (وزیر آبپاشی)</u>: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) بھرتی شدہ افراد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	ولدیت	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	پوسٹ	اخباری اشتہار	تاریخ انٹرویو	ریمارکس
1	مشیر زادہ	سرور دی خان	میٹرک	بونیر	بیلدار	ایمپلائمنٹ ایکسچینج	16/6/2014	-
2	مشتاق حسین	بہادر خان	میٹرک	"	اپریٹر	"	"	-
3	لائق کریم	فضل کریم	میٹرک	"	بیلدار	"	"	-
4	جمال	زرین گل	ایف اے	"	بیلدار	"	"	-
5	شاہد اقبال	زرین گل	ایضا	"	میٹ	"	"	-
6	فضل مالک	سید حسن	ایضا	"	چوکیدار	"	18/8/2014	-
7	جعفر حسین	حاکم خان	ایضا	"	چوکیدار	"	"	-
8	سید زرین	مشہور	ایضا	"	بیلدار	"	"	ریٹائرڈ سن کوٹہ
9	شہزاد خان	بانت خان	ایضا	"	"	"	"	-
10	عمران خان	سید جمیل	میٹرک	"	"	"	27/4/2015	-
11	مسلم خان	خورشید	میٹرک	"	"	"	"	-
12	سید الرحمان	شاہ وزیر	میٹرک	"	چوکیدار	"	6/8/2015	-
13	جاوید	نمریز خان	میٹرک	"	بیلدار	"	6/8/2015	ریٹائرڈ سن کوٹہ
14	نور امین خان	شمس الرحمان	میٹرک	"	برکنداز	"	29/2/2016	100% Deceased

مندرجہ بالا تمام افراد کو Esta Code پیرا گراف (1)(ii) کے مطابق بھرتی کئے گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

1۔ ریونیو انسپکٹر بی پی ایس 10۔ 2۔ ٹیوب ویل اپریٹر بی پی ایس 7 3۔ میسن مستری بی پی ایس 7

4۔الیکٹریشن بی پی ایس 7۔ 5۔ورنیکولر کلرک بی پی ایس 9۔

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: Applications, Ruqia Hina, Alhaj Ibrar Hussain , Zia-u-Rehaman , Azam Durrani, Dr. Haidar. Is it the desire of the House the the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: 'Yes', okay, leave is granted.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر! ایجنڈے پہ جو بل ہیں اگر ان کو پہلے لے لیں تو۔

Madam Deputy Speaker: Please let me finish Anisa Bibi, I am,

شه وائی ؟ اوکے، جی جی، یہ مجھے دیدیں۔انیسہ بی بی کی ریکویسٹ ہے تو یہ میں لے لیتی ہوں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Minister for Law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please move and introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2017.

Mr. Imtiaz Shaid (Minister for law): Madam Speaker, I am on behalf of the Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2017 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

جعفر شاہ نہیں ہیں، لیپس ہو گیا، نیکسٹ جو ہے مفتی سید جانان صاحب، نہیں ہیں، لیپس ہو گیا، اوکے۔

I am told by like my legal experts that this one resolution we will have to process it. The one, Development Advisory Committee Chairman, this will have to process it.

پراسیس کریں گے، نہیں بولیں گے آپ اس پہ، جی آمنہ بی بی، آمنہ بی بی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! میری ریزولیوشن ہے، میں کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Legally we can't میں Rule suspend کروں، ہمارے پاس چار ہیں لیکن یہ ہے کہ یہ والا ابھی نہیں ہو سکتا، پراسیس نہیں ہو سکتا، آمنہ بی بی، آپ اپنا بتائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Aamna Srdar: Thank you Madam, under rule 240, rule 124 may be suspended and I may be allowed to move a resolution.
Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Member, to move her resolution? Those who are favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Aamna Bibi, carry on, Amina Bibi carry on.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر! مجھے ذرا بولنے کا موقع دیں، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم۔

قراردادیں

Madam Deputy Speaker: Let her speak first.

محترمہ آمنہ سردار: قرارداد نمبر 927، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ اپنے اپنے سکولوں میں شجرکاری کو فروغ دیں بلکہ شجرکاری کو ان کے سکولوں میں لازم قرار دیا جائے۔ میڈم! اس ریزولیوشن کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے ہاں چونکہ پودوں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی، صرف سونامی ٹریز کی حد تک ہے اور وہ کیسے ہے وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Please don't touch، ایسے ایشوز کو Touch نہ کریں، ہاؤس کو Smooth run کرنے دیں، اب یہاں سے جوابات آئیں گے۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! اس کا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ویسے ہی خواہ مخواہ جو ہے ٹھیک بات جا رہی ہوتی ہے اور۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! اس میں یہ ہے کہ ہم Promote کرنا چاہ رہے ہیں کہ سکولز میں بچوں کو وہاں سے تربیت ملے شجرکاری کی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

Ms: Aamna Sardar: Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب، ثناءاللہ کے بعد منور خان،Sanaulla Sahib! Be quick۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ ایک قرارداد ہے، گزشتہ دنوں بمقام شاہ رگ ضلع ہرنائی، صوبہ بلوچستان میں دیر بالا سے تعلق رکھنے والے 8 غریب کان کن کان دب جانے کی وجہ سے ملبے تلے دب گئے، جن کی لاشیں تقریباً تین دن بعد نکالی گئیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ بلوچستان کی صوبائی حکومت سے سفارش کرے کہ مذکورہ کان کنوں کے ورثاء کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے ان کو خاطر خواہ معاوضہ دیا جائے۔ میڈم! یہ جلدی کرتے ہیں نا، میڈم! یہ حبیب الرحمان صاحب ہیں، محمود خان ہیں، فخر اعظم بھائی ہیں، میاں جمشید صاحب ہیں، بخت بیدار خان ہیں اور منور خان صاحب ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Its Okay, I have read the names, carry on, next

آپ بتائیں Put کریں، بس Put کریں، ہو گیا۔

Is it the desire of the House that resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کے چیئرمینوں کے دفتر کیلئے کلاس فور اور ایک کمپیوٹر آپریٹر دے رکھا ہے جو ابھی تک کنٹریکٹ پہ ہیں۔ لہذا تمام ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کے چیئرمین مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ملازمین کو مستقل کیا جائے جو کہ تین سال سے ابھی تک کنٹریکٹ پہ ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، پلیز میں ذرا ایک بات کلیئر کرنا چاہتی ہوں کہ جو بھی آپ، یہ تو میں لی لیتی ہوں، But in future، جو بھی آپ ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں، پلیز آپ مجھے چیمبر میں لا کے دکھایا

کریں نمبر ون، نمبر ٹو جس کے پاس بھی کوئی Money کا وہ ہو تو We have to study that تو آج تو میں لے رہی ہوں لیکن In future پلیز مجھ سے خفا نہ ہوں میں کوئی ایسی ریزولیوشن نہیں لوں گی جس کے ساتھ Finance involve ہو گا، اس ٹائم تو میں نے لے لیا۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Ji, the next one is by Nalotha Sahib, he is not here,

اور وہ تو نہیں ہیں، And now last one. جی، آئٹم نمبر8، آئٹم نمبر8 سے پہلے مجھے نجمہ بی بی۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> شکریہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ! کل کوہاٹ میں ایک واقعہ پیش آیا جس میں کہ ایک چھ سالہ معصوم بچے کی گردن کاٹی گئی، واقعہ تو بہت افسوسناک ہے لیکن اس سے بھی زیادہ افسوسناک خبر یہ ہے کہ جب اس کو این ایم ایچ ہاسپٹل لے کے جایا گیا تو وہاں اس کو طبی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے ڈی ایچ کیو ریفر کر دیا گیا اور وہاں پر بھی اس کا ٹائم Waste ہوا، ایک ہاسپٹل سے دوسری اور پھر وہاں سے بھی اسے پشاور ریفر کر دیا گیا، وقتی طور پر علاج جو مرہم پٹی کرنی چاہیئے تھی وہ بھی نہیں کی گئی، ہاسپٹل کے بارے میں میں پچھلے چار سال سے برابر کوسچن اٹھا رہی ہوں لیکن ابھی تک وہاں پہ معمولی مرہم پٹی بھی نہیں کی جاتی، اور اس واقعے کی میں پرزور مذمت کرتی ہوں اور حکومت سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ دونوں اداروں، انتظامیہ اور ہیلتھ پر فی الفور فوری ایکشن لیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ہیلتھ منسٹر تو ابھی یہیں تھے، I saw him، ہیلتھ منسٹر وہاں چیمبر میں تو نہیں ہیں؟ ہیلتھ منسٹر نہیں، But anyway آپ یا کوئی اور takeup کرلیں، لاء منسٹر، Health Minister is here، Okay ,thank you very much، ہیلتھ منسٹر یہ کوسچن۔

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}:</u> میرا تو ایجنڈے پہ کوئی کوسچن نہیں ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں نہیں، سوری، پوائنٹ آف آرڈر ہے، اوکے، میں ذرا۔۔۔۔

<u>سینیئر وزیر (صحت):</u> I respond to any thing، جو یہ ایم پی اے صاحبہ کہتی ہیں؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، یہ کہتی ہیں کہ کسی بچے کی، چلیں نجمہ بولیں آپ جلدی سے بولیں۔

سینیئر وزیر (صحت): یہ بول لیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: کل کوہاٹ میں ایک واقعہ پیش آیا، ایک معصوم بچہ، چھ سال کا بچہ جس کی گردن کو کاٹا گیا لیکن اسے ایل ایم ایچ لے جایا گیا، فی الفور اسے کوئی طبی امداد نہیں ملی، وہاں سے ڈی ایچ کیو ریفر کیا گیا، وہاں سے پھر اسے پشاور ریفر کیا گیا تو میں پوچھنا یہ چاہوں گی کہ جو انتظامیہ والوں کا حق تھا وہ تو انہوں نے پورا کیا ہو گا، لیکن اگر اتنے بڑے ہاسپٹل میں، ڈسٹرکٹ ہاسپٹل میں فوری طور پر کوئی طبی امداد بھی نہیں ہے تو اس کا کیا ہو گا؟

Madam Deputy Speaker: Ziaullah Bangash, You want to say something, yeah, Ziaullah Bangash -

جناب ضیاءاللہ خان بنگش: شکریہ میڈم۔ میڈم! اس حوالے سے میں یہ جواب دوں گا کہ میڈم نے اچھا پوائنٹ ریز کیا ہے لیکن یہ کل میڈیا پر وہاں کے ہمارے جو اپوزیشن کے کچھ لوگ تھے انہوں اس کو منفی طور پر پیش کیا ہے اور ڈی ایچ کیو ہاسپٹل میں رات ساڑھے نو بجے اس بچے کو لایا گیا، اس کی بہترین قسم کی Treatment وہاں کی گئی اور مزید جو کچھ چیزیں اس کی رہتی تھیں اس کو پشاور ریفر کیا گیا اور اس کی ایچ ایم سی میں رات بارہ بجے تک مکمل Treatment کر کے واپس لایا گیا اور دوسرا پولیس نے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر جو ملزم تھا اس کو بھی گرفتار کیا، لیکن یہ اپوزیشن کی طرف سے وہاں پہ جو لوکل منفی پروپیگنڈا کیا گیا اور اس کو ایک Negative sense میں لیا گیا، لیکن وہ بندہ بھی پکڑا گیا ہے اور آج ہم گئے تھے اور اس بچے کے والد سے ملے، وہ بالکل مطمئن تھے کہ ہماری Treatment بھی اچھی ہوئی ہے اور پولیس نے بروقت کارروائی بھی کی ہے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Zia. Now Item No. 8, discussion under rule 200 of the Procedure and Conduct of the Business Rules, 1988, on the report of the, (Interruption) please let me finish this.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! مجھے اس پر بات کرنی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم!

Madam Deputy Speaker: Shahram Khan, Minister for health, they want you. Yes, aneesa Bibi.

Ms: Anisa Zeb Tahir Kheli: I do not want Mr. Shahram .It has got nothing to do with the Health, if he has to go but if he remains here that will be plus point. Madam rule 200, I am sure,

آپ کو مجھے بتانا چاہیئے تھا کہ Minister concernd respond کرے گا، اس وقت ممبر بھی، Most of them نہیں ہیں، میرا خیال ہے کہ اگر آپ میری تجویز مانیں کہ اس ڈیبیٹ کو اس دن کریں جس دن وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہوں اور آپ کا کم از کم Half of the session ہے Otherwise تو یہ ڈیبیٹ اگر ہم نے ویسے کارروائی کے طور ہی لینی ہے تو پھر آپ کر لیں، Minister Law! Do you want?

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: No objection، ٹھیک ہے جی، اگر میڈم کا یہ خیال ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ڈیفر ہو گیا جی۔

The sitting is adjourned till 03:00 pm, after noon tomorrow, thank you.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 24 اکتوبر 2017ء بعداز دوپہر تین بجے تک ملتوی ہو گیا)